حصہ دوم

مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر viii

جواب:

انبیائے کرامؑ کی بعثت کا مقصد:

حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمدؐ خاتم النبین تک جتنے انبیائے کرامؑ تشریف لائے۔ اللہ پاک نے ان انبیائے کرامؑ کی بعثت کے مقاصد کو

اپنے کلام مقدس میں جگہ جگہ بیان فرمایا ہے۔

(۱) سورۃ النساء آیت نمبر ۶۴:

ترجمہ:

"اور ہم نے ہر رسول کو صرف اس لیے بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے"

(۲) سورۃ النساء آیت نمبر ۱۶۵:

ترجمہ:

"تمام رسول (جنت کی) بشارت دینے والے اور (جہنم) کا ڈر سنانے والے تیار کر بھیجے گئے ہیں"

(۳) سورۃ النحل آیت نمبر ۳۶:

ترجمہ:

"ہم نے ہر امت میں

رسول بھیجا کہ (لوگوں) صرف اللہ تعالیٰ
کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام
معبودوں سے بچو"

(۴) سورۃ التوبہ آیت نمبر ۳۳:

ترجمہ:

" اسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت
اور سچا دین دے کر تاکہ اس کو
غلبہ دے ہر دین پر اگرچہ مشرک
برا مانیں"

(۵) سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۶۴:

ترجمہ:

" بیشک مسلمانوں پر اللہ کا بڑا احسان
ہے کہ انہیں میں ایک رسول ان
میں بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ
کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے"

خلاصہ:

ان آیت مبارکہ کی روشنی میں انبیاء کرامؑ کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی اللہ تعالیٰ تمام کائنات کا خالق و مالک ہے اللہ سے ڈرو، شرک سے بچو، اللہ کے احکامات کو مانو، نیک اعمال کا بدلہ جنت ہے۔ اور بُرے اعمال کا ٹھکانہ جہنم ہے دنیا و آخرت کی کامیابی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہے۔

سوال نمبر VII

6

جواب:

سورۃ النساء کی وجہ تسمیہ:

نساء کا مطلب ہے "عورتیں"
کیونکہ اس سورت میں عورتوں کے
حقوق اور احکام زیادہ تفصیل سے بیان
ہوئے ہیں، اس لیے اسے سورۃ النساء
کا نام دیا گیا ہے

سوال نمبر ۱۷:

جواب:

حضرت عیسیٰ کا اپنی قوم کو نصیحت:

حضرت عیسیٰ نے اپنی قوم بنی اسرائیل
کو یہ نصیحت فرمائی:

(1) صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔
جو میرا بھی رب ہے اور تمھارا بھی
رب ہے۔ اسی کی عبادت کرتے رہو۔
یہی سیدھی اور صحیح راہ ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ اور اس کے لیے جہنم واجب ہے۔

(3) شرک کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

(4) اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

(5) حضرت عیسیٰؑ نے اپنی قوم کو اللہ کی توحید، تقویٰ، عبادت، اور والدین کے ساتھ حُسن سلوک کی نصیحت کی۔ (سورۃ مریم آیت 32) میں فرمایا:

ترجمہ:

"اور مجھے اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرنے والا بنایا، اور میں سرکش و شقی نہیں"

سوال نمبر 1v

جواب:

بیعت الشجرہ کو بیعت رضوان کہنے کی وجہ:

اس بیعت کو بیعت رضوان اس لیے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کے وقت مومنین سے اپنی رضا کا اعلان فرمایا، جیسا کہ سورۃ الفتح (آیت: 18) میں ہے:

ترجمہ:

یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو گیا۔

سوال نمبر: ۱۱

جواب:

معنی	الفاظ
عہد کے ذریعے/معاہدات کے ساتھ	بِالْعُقُوْدِ
آپ سے سوال کرتے ہیں۔	يَسْئَلُوْنَكَ
ناک کے بدلے ناک۔	الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ
دانت کے بدلے دانت۔	اَلسِّنَّ بِالسِّنِّ

سوال نمبر: ۱

جواب:

سورۃ النور کی روشنی میں لعان کی وضاحت :

۶

"لعان ایسی صورت میں ہوتا ہے۔ جب شوہر اپنی بیوی پر بدکاری کا الزام لگائے۔ لیکن اس کے پاس چار گواہ نہ ہوں۔ (سورۃ النور: آیت نمبر ۶ تا ۹) میں بیان ہے۔ کہ وہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ اور پانچویں بار کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر ہو۔ بیوی بھی اگر الزام کو جھوٹ قرار دے تو وہ بھی اسی طرح پانچ قسمیں کھا کر خود کو سزا سے بچا سکتی ہے۔

حصّہ سوم

تفصیلی سوالات کے جوابات:

سوال نمبر:5

جواب:-

سلیس ترجمہ:

"اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ،

اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی پڑوسی، ساتھ بیٹھنے والے (ساتھی) اور مسافر کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرو۔"

وضاحت:

یہ آیت سورۃ النساء کی آیت 36 ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے توحید کے بعد حقوق العباد کی تعلیم دی ہے۔ سب سے پہلے والدین، پھر رشتہ دار، یتیم، محتاج، پڑوسی، دور کے پڑوسی ساتھی اور مسافر ان سب کے ساتھ حُسن سلوک کی تلقین کی گئی ہے۔

یہ آیت اسلامی معاشرت کی بنیاد ہے۔ جو دوسروں کے حقوق کے احترام اور خدمت پر زور دیتی ہے

سوال نمبر 4

جواب:

ترجمہ:

"اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے راضی ہوگیا۔ جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے، پس اللہ تعالیٰ کو ان کے دلوں کا حال معلوم تھا، تو اس نے ان پر سکون نازل فرمایا اور انہیں قریب فتح کا انعام دیا۔"

KHYBER PAKHTUNKHWA